بسم اللہ الرحمن الرحیم

درزی کا اپنی دکان میں کرسچن کاریگر رکھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

درزی کا اپنی دکان میں کرسچن کاریگر رکھنا کیسا ہے؟

جواب

عیسائی کاریگر رکھنا جائز ہے، جبکہ صرف کام کی حد تک معاملہ رکھا جائے، لیکن اس کے ساتھ دلی محبت اور دوستی وروابط وغیرہ رکھنا جائز نہیں۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ﳕ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍؕ-وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْؕ-اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ﴾

ترجمہ کنزالعرفان: اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ (صرف) آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے بیشک ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (القرآن، پارہ 6، سورۃ المائدۃ، آیت: 51)

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے "اس آیت میں یہود ونصاریٰ کے ساتھ دوستی وموالات یعنی اُن کی مدد کرنا، اُن سے مدد چاہنا اور اُن کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا۔۔۔۔ لہٰذا مسلمانوں کو کافروں کی دوستی سے بچنے کا حکم دینے کے ساتھ نہایت سخت وعید بیان فرمائی کہ جو ان سے دوستی کرے وہ انہی میں سے ہے، اس بیان میں بہت شدت اور تاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود ونصاریٰ اور دینِ اسلام کے ہر مخالف سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے۔" (صراط الجنان، جلد2، صفحہ 448، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام اہل سنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "موالات ہر کافر سے مطلقاً حرام ہے۔۔۔ حاش اللہ کسی قسم کفار سے محبت کرنے کا اسلام نے حکم نہ دیا، باپ بیٹے کافر ہوں تو ان سے بھی محبت کو صریح حرام فرمادیا اور دلی محبت واخلاص واتحاد کرنے کو تو جابجا صاف صاف ارشاد واعلام فرمادیا کہ وہ انہیں کافروں میں سے ہیں، انہیں اللہ وقیامت پر ایمان نہیں، انہیں اللہ ورسول وقرآن پر ایمان نہیں، بالجملہ وہ کسی طرح مسلمان نہیں، ہاں کافروں میں فرق ہوگا تو یہ کہ جس کا کفر اشد اس سے معاملات کا حرام وکفر ہونا اشد وزائد کہ علتِ حرمت کفر ہے علت جتنی زیادہ حکم سخت تر۔" (فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ 153، 155، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

کفار کو اجیر رکھنے کے متعلق النتف فی الفتاوی میں ہے

"واما الذي هو غير مكروه فهو على ستة أوجه۔۔۔ استئجار الكفار للخدمة والصناعة من اي دين كانوا"

ترجمہ: غیر مکروہ اجارے چھ طرح کے ہیں۔ (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) خدمت اور کاریگری کے لیے کافر کو اجیر رکھنا چاہے وہ کسی بھی دین سے ہو۔ (النتف فی الفتاوی، کتاب الاجارۃ، جلد2، صفحہ 566، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے

"واسلامه ليس بشرط أصلا فتجوز الاجارة والاستجار من المسلم والذمى والحربى والمستأمن"

ترجمہ: اجارے کے لیے مسلمان ہونا اصلاً شرط نہیں، مسلمان، ذمی، حربی اور مستامن کو اجارے پر رکھنا اور ان سے اجارہ کرنا جائز ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الاجارۃ، جلد4، صفحہ 410، مطبوعہ: کوئٹہ)

امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں : "غیر ذمی سے بھی خرید و فروخت، اجارہ و استیجار، ہبہ و استیہاب بشروطہا جائز۔ ۔ ۔ اسے نوکر رکھنا جس میں کوئی کام خلاف شرع نہ ہو۔ ۔ ۔ ایسے ہی امور میں اجرت پر اس سے کام لینا۔ "(فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ421، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4574

تاریخ اجراء : 06رجب المرجب1447ھ/27دسمبر2025ء